



الحمد لله رب العالمين
والصلوة والسلام على سيد
المرسلين۔ اما بعد فاعوذ بالله
من الشيطان الرجيم۔ بسم
الله الرحمن الرحيم۔ فان
آمنوا بمثل ما آمنت به
فقد اهتدوا وان تولوا فانما هم
في شقاق فسيكفيكم الله وهو
السميع العليم
(البقرة: ۱۳۷)

اللہ وخاتم النبیین وکان
اللہ بكل شئی علیما
(الاحزاب: ۴۰)

مشاہدہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
نے کیا اس لئے دوسرے لوگوں کیلئے اللہ رب
العزت نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو
معیار مقرر فرمادیا کہ اگر تمہارا ایمان، عقائد و اعمال
امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے رفقاء
صحابہ کرامؓ کے ایمان کے مطابق ہوگا تب تم لوگ
ہدایت یافتہ ہوگے اور اگر تمہارا ایمان عقیدہ یا عمل
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدہ و عمل
نہ ہوگا تو نہ صرف

کے خلاف ہوگا تو نہ صرف
کہ تمہیں ہدایت والا تسلیم
نہیں کیا جائیگا بلکہ جہنم کی سزا
کے حقدار ٹھہرو گے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:
ومن يشاقق
الرسول من بعد
ما تبين له
الهدى ويتبع
غير سبيل

رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی کا نظارہ و مشاہدہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا اس لئے دوسرے لوگوں کیلئے اللہ رب العزت نے
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معیار مقرر فرمادیا کہ اگر تمہارا ایمان، عقائد و اعمال
امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے رفقاء صحابہ کرامؓ کے ایمان کے
مطابق ہوگا تب تم لوگ ہدایت یافتہ ہوگے اور اگر تمہارا ایمان عقیدہ یا عمل صحابہ
کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدہ و عمل کے خلاف ہوگا تو نہ صرف کہ تمہیں
ہدایت والا تسلیم نہیں کیا جائیگا بلکہ جہنم کی سزا کے حقدار ٹھہرو گے۔

اللہ تعالیٰ نے
انسان کی رشد ہدایت
کیلئے انبیاء و رسل علیہم
الصلوة والسلام کی بعثت کا
سلسلہ جاری فرمایا اور سب
سے آخر میں امام الانبیاء
امام اعظم حضرت محمد رسول
اللہ ﷺ کو اس اعزاز کے

ساتھ مبعوث فرمایا کہ آپ پر اس سلسلہ کو مکمل فرمادیا
اور آئندہ کیلئے اعلان کر دیا:
ماکان محمد ابا احد
من رجالکم ولكن رسول
اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان
یرجوا اللہ والیوم الآخر واذکر
اللہ کثیرا (الاحزاب: ۲۱)

المومنین نوله ما قولی ونصله
جهنم وساءت مصیرا
(النساء: ۱۱)

اللہ کریم کے بیان کردہ اس اصول کے پیش
رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی کا نظارہ و

نظر ان سطور میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی ایک جھلک پیش کی جاتی ہے کہ ان پاک باز ہستیوں کے ایمان کی کیفیت کیا تھی؟ تاکہ ہم بھی اپنے ایمان عقائد و اعمال کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کے مطابق بنائیں اور ہدایت پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ضلالت و گمراہی سے بچا کر شاہراہ ہدایت پر گامزن فرمائے آمین۔

۱۔ ایمان کی کمی و زیادتی

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی کیفیت کو اللہ کریم نے یوں بیان فرمایا:

انما المومنون الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبہم و اذا تلیت علیہم آیاتہ زادتهم ایمانا و علی ربہم یتوکلون۔ الذین یقیمون الصلوۃ و مما رزقناہم ینفقون۔ اولئک ہم المومنون حقاً لہم درجات عند ربہم و مغفرۃ و رزق کریم (الانفال: ۲-۴)

”بے شک مومن وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈرجاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ایمان میں بڑھ جاتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق میں سے خرچ کرتے ہیں یہی لوگ بچے مومن ہیں ان کیلئے ان کے رب کے پاس درجات ہیں اور بخشش ہے۔ اور عزت والا رزق ہے۔“

ہے۔ اب جس شخص کا ایمان قرآن مجید کی آیات سن کر یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اور دلائل دیکھ کر بڑھ جائے تو اس کا ایمان تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان جیسا ہے اور جس شخص کا ایمان نہ بڑھے یا وہ شخص ایمان کی کمی و زیادتی کا عقیدہ نہ رکھے وہ سمجھ لے کہ میں ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کا ایمان صحابہ کرام کے ایمان کے معیار پر نہیں ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فان امنوا بمثل ما امنتم بہ فقد اھتدوا (البقرہ)

۲۔ قبر کو سجدہ اور صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم اجمعین

آج کل کئی لوگ قبر کو سجدہ کرتے ہیں اور اپنے آپ کو اہل سنت و الجماعت بھی کہلاتے ہیں

ان آیات بیانات میں اللہ رب العزت نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی کیفیت کو بیان فرمایا ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات کو تلاوت کیا جاتا ہے تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے دوسرے مقام پر یوں ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم فزادہم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل (ال عمران: ۱۷۳)

وہ لوگ کہ جن کو لوگوں نے کہا کہ بے شک لوگ (مشرکین) تمہارے خلاف جمع ہو چکے ہیں تو تم ان سے ڈر جاؤ (تو مسلمان بجائے خوف زدہ ہونے کے) ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور انہوں نے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہ اچھا

رسول اللہ ﷺ کے صحابی کا یہ عقیدہ کس قدر واضح ہے کہ کسی قبر کو سجدہ نہیں کیا جاسکتا خواہ وہ قبر سید کل کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہی کیوں نہ ہو۔ آج لوگ قبروں پر جھکنا، ان پر سجدہ کرنا یا زندہ بزرگوں، ولیوں، پیروں، مفتیوں، کو سجدہ کرنا جائز سمجھتے ہیں انہیں جان لینا چاہئے کہ ایسا عقیدہ رکھنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدے کے خلاف ہے

حالانکہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جاز نہیں سمجھتے تھے۔ حدیث رسول ﷺ ملاحظہ فرمائیں:

عن قیس بن سعد قال اتیت الحیرۃ فرایتہم یسجدون لمرزبان لہم

کار ساز ہے۔ اس آیت مبارکہ سے بھی یہ ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایمان بڑھ جاتا تھا اور ایسے لوگوں کے متعلق ہی اللہ تعالیٰ نے: اولئک ہم المومنون حقاً کہہ کر ان کے ایمان دار ہونے کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا

فقلت لرسول الله ﷺ احق ان يسجد له فاتيت رسول الله ﷺ فقلت انى اتيت الحيرة فرأيتهم يسجدون لمرزبان لهم فانت احق بان يسجد لك فقال لى ارايت لو مررت بقبرى اكنت تسجد له فقلت لا فقال لا تفعلوا لو كنت امر احدا ان يسجد لاحد لامرت النساء ان يسجدون لازواجهن لما جعل الله لهم عليهن من حق (مشكوة: ٢٨٢، باب عشرة النساء)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”میں حیرہ شہر میں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے مرزبان (سردار) کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تو اس سے زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے چنانچہ جب میں واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہی بات عرض کی کہ حیرہ کے لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے تو آپ تو اس سے کہیں زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے (لہذا آپ ہمیں سجدہ کرنے کی اجازت دیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا خیال ہے اگر تو میری قبر کے پاس سے گزرے تو اسے بھی سجدہ کریگا؟ تو صحابی رسول حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا نہیں (میں آپ کی قبر کو سجدہ نہیں کروں گا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرو یعنی مجھے بھی سجدہ نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اگر کسی

دوسرے کیلئے بھی سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خاوندوں کو اپنی بیویوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی کا یہ عقیدہ کس قدر واضح ہے کہ کسی قبر کو سجدہ نہیں کیا جاسکتا خواہ وہ قبر سید کل کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہی کیوں نہ ہو۔ آج لوگ قبروں پر جھکنا، ان پر سجدہ کرنا یا زندہ بزرگوں، ولیوں، بیروں، فقیروں، کو سجدہ کرنا جائز سمجھتے ہیں انہیں جان لینا چاہئے کہ ایسا عقیدہ رکھنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدے کے خلاف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان عظیم قرآن مجید میں بہت واضح ہے کہ:

فان آمنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا

ہدایت والا وہی ہو سکتا ہے جس کا ایمان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان جیسا ہو۔

اس لئے غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز سمجھنے والے گمراہ تو ہو سکتے ہیں ہدایت یافتہ نہیں۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ کو علم غیب

اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ

اجمعین کا عقیدہ

جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے وحدہ لا شریک ہیں اسی طرح وہ خالق و مالک اپنی صفات میں بھی یکتا ہے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے علم۔ اللہ تعالیٰ کو ساری کائنات کا علم ہے۔ جو کچھ ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے، یا آئندہ ہوگا اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور ان چیزوں کے علم

کیلئے اللہ تعالیٰ کسی دوسرے کے بتانے یا خبر دینے کا محتاج نہیں ہے لیکن کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام رحمہم اللہ کیلئے علم غیب مانتے ہیں۔ ذیل میں ہم حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ بیان کرتے ہیں کیونکہ ہمارے لئے معیار ایمان۔ معیار حق اور معیار ہدایت تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایمان و عقیدہ ہے۔

اس کائنات میں سب سے عظیم ہستی جنہیں اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات سے زیادہ علم عطا فرمایا ہے وہ امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس ہے مگر بعض چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو بھی نہیں بتایا اور ان کے متعلق علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ ایک دفعہ ام المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

من اخبرك ان محمد اراى ربه او كتم شيئا ما امر به او يعلم الخمس التى قال الله تعالى ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث فقد اعظم الفرية..... الخ (مشكوة ٥٠١، باب روية الله تعالى)

”کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ نے ایسے رب کو دیکھا ہے یا آپ وحی میں سے کوئی بات چھپا گئے ہیں یا آپ ان پانچ چیزوں کو جانتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے۔ اور وہی بارش

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ان رسول اللہ ﷺ انصرف من اثنتین فقال لا ذوالیدین اقصرت الصلوٰۃ ام نسیت یا رسول اللہ فقال رسول کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ بھول سکتے ہیں آج جو لوگ رسول اللہ ﷺ کیلئے علم غیب اور مختار کل ہونا ثابت کرنے کیلئے آپ ﷺ کے بھولنے کا انکار کرتے ہیں کیونکہ بھول جانے والا تو عالم الغیب نہیں ہو سکتا ان کا عقیدہ

نازل کرتا ہے تو اس نے بہت بڑا جھوٹ باندھا۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوئی کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ غیب نہیں جانتے۔ اسی طرح سورۃ تحریم میں اللہ تعالیٰ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول بیان فرماتے ہیں۔ ”من انباک هذا قال نبا نبی العلیم الخبیر“ (التحریم: ۳)

کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے (اگر حضرت حفصہ کا یہ عقیدہ ہوتا کہ آپ ﷺ غیب جانتے ہیں تو پھر یہ سوال نہ کرتیں معلوم ہوا کہ ان کا بھی عقیدہ تھا کہ آپ ﷺ کو بتائے بغیر علم نہیں ہوتا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جاننے والے خبر رکھنے والے نے یہ خبر دی ہے۔

اس آیت مبارکہ اور مذکورہ حدیث سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ واضح ہوا کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ ﷺ کیلئے علم غیب کا عقیدہ نہیں رکھتے تھے لہذا آج جو شخص یہ عقیدہ رکھے گا اس کا عقیدہ صحابہ کرام کے عقیدے کے خلاف ہوگا اسی لئے وہ ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتا۔ ہدایت یافتہ وہی ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسا عقیدہ اپنائے۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ کا بھول

جاننا اور صحابہ کرام کا عقیدہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ بھول جاتے ہیں اور بھول سکتے ہیں جو کہ اس حدیث سے واضح ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ بھول سکتے ہیں آج جو لوگ رسول اللہ ﷺ کیلئے علم غیب اور مختار کل ہونا ثابت کرنے کیلئے آپ ﷺ کے بھولنے کا انکار کرتے ہیں کیونکہ بھول جانے والا تو عالم الغیب نہیں ہو سکتا ان کا عقیدہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدے کے خلاف ہے لہذا ان کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے کیونکہ ہدایت کیلئے معیار اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ کا ایمان ہے

اللہ اصدق ذوالیدین فقال الناس نعم..... الخ (بخاری، ۱۶۴/۱۔ باب فی لم یتشهد فی سجدتی المسہو کتاب التہجد)

”رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ دو رکعتیں نماز پڑھا دی (جبکہ نماز چار رکعت والی تھی) تو ذو الیدین نے آپ سے عرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے تصدیق چاہی کہ کیا ذو الیدین نے سچ کہا ہے تو لوگوں نے کہا کہ ہاں۔“ آگے مکمل حدیث ذکر کی گئی ہے کہ پھر آپ ﷺ نے بقیہ دو رکعت نماز پڑھائی اور سجدہ سہو کیا لیکن یہاں صرف یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ صحابی رسول اللہ ﷺ نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ

۵۔ مسئلہ حاضر و ناظر اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ

بعض لوگ رسول اللہ ﷺ کو ہر جگہ ہر وقت موجود مانتے ہیں جس کے لئے حاضر و ناظر کی اصطلاح عام ہے۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ جن کے عقیدہ و ایمان کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے عقیدہ و ایمان کیلئے معیار بیان فرمایا ہے۔ ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس مسئلہ کے متعلق کیا عقیدہ و موقف تھا۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

فرمودات قرآن

ترتیب:- محمد تو صیف شد

... تم دوسروں کو تو نیکی کا راستہ اختیار کرنے

کیلئے کہتے ہو مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔

... کیا لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ زبان سے

اتنا کہنے پر ہی چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان

لے آئے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔

... لوگو! تم کہیں بھی ہو موت تو تم کو آکر ہی

رہے گی۔ اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہی کیوں نہ

ہو۔

... لوگو! اپنی بہت پاکیزگی نہ بتایا کہ پرہیز

گاروں کو یہی خوب جانتا ہے۔

... یہ بات طے ہے کہ ظالموں کو کبھی فلاح

نہیں ہوتی

... جو شخص حال میں مستقبل کی فکر نہیں

کرتا وہ مستقبل میں ناکام و نامراد رہتا ہے۔

اقوال زہیں

ترتیب: بشیر احمد

✽ جس شخص میں غور و فکر کی عادت ہے وہ

اپنی روح سے کلام کرتا ہے۔

✽ طرعیق کی مانند ہے جس میں اپنے سوا

ہر چیز نظر آتی ہے۔

✽ دیدہ دانستہ غلطی قابل معافی نہیں ہوتی۔

(حضرت علی)

✽ بعض لوگ اچھا بننے کیلئے اتنی کوشش

نہیں کرتے جتنی اچھا نظر آنے کی۔

✽ ظالم کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم کرنے

کے مترادف ہے۔

اللہ ﷻ مجھے بنو نجار کے ایک باغ میں مل گئے۔

جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ

ﷺ نے پوچھا ابو ہریرہ ہے میں نے عرض کیا ہاں،

اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے

دریافت فرمایا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ

آپ ہمارے درمیان تشریف فرماتے۔ آپ اٹھ کر

چلے آئے پھر واپس آنے میں دیر کی تو ہم ڈر گئے

کہ کہیں آپ کو ہم سے جدا کر دیا گیا ہو..... الخ

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی

طرح واضح ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین رسول اللہ ﷺ کو ہر وقت ہر جگہ حاضر نہیں

سمجھتے تھے ورنہ رسول اللہ ﷺ کے اٹھ کر چلے جانے

اور واپس آنے میں دیر کرنے کی وجہ سے صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم اجمعین پریشان نہ ہوتے کیونکہ وہ

سمجھتے کہ اللہ کے رسول ﷺ تو ہمارے درمیان میں

تشریف فرما ہیں ہم سے جدا ہی نہیں ہوئے تو واپس

آنے کا کیا مطلب؟ کیونکہ آنے جانے کا معاملہ تو

اس کا ہوتا ہے جو ہر وقت ہر جگہ موجود نہ ہو اور ہر جگہ

حاضر و ناظر ہو اس کے آنے جانے کا مسئلہ ہی کوئی

نہیں ہے۔

اس لئے جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی ذات

اقدس کے متعلق ہر جگہ حاضر ناظر ہونے کا عقیدہ

رکھتے ہیں ان کو اپنی اصلاح کر کے عقیدے کو صحابہ

کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدے کے

مطابق کر لینا چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ ہر جگہ ہر

وقت حاضر و ناظر نہیں ہیں کیونکہ صحابہ کرام رضوان

اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کو ہی اللہ تعالیٰ نے معیار

ہدایت فرمایا ہے۔

(جاری ہے)

کنا قعوداً حول رسول اللہ

ﷺ معنا ابو بکر وعمر فی نفر

فقام رسول اللہ ﷺ من

بین اظہرنا فابطنا علینا وخشینا

ان یقطع دوننا وفزعنا وقمنا

فکنت اول من فزع فخرجت

ابتغی رسول اللہ حتی اتیت

حائطاً للانصار بنی النجار

رفدرت بہ هل اجدلہ بابا فلم

اجد فاذا ربیع یدخل فی

جوف حائط من بیر خارجه

والربیع الجدول فاحتفرت

دخلت علی رسول اللہ ﷺ

فقال ابو ہریرہ فقلت نعم

یار رسول اللہ قال ما شانک قلت

کنت بین اظہرنا فقمت

فابطات علینا فخشینا فخشینا

ان تقطع دوننا..... الخ (مسلم

۵/۱، کتاب الایمان)

(اختصار کی وجہ سے مفہوم بیان کیا جاتا ہے)

کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔

حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ

عنہما بھی موجود تھے۔ کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے

درمیان سے اٹھ کر چلے گئے اور واپس آنے میں دیر

کی تو ہم ڈر گئے کہ آپ کو ہم سے جدا کر دیا گیا

ہے۔ یہ خیال کر کے (کہ کسی دشمن نے آپ کو گھیر لیا

ہے یا آپ کو موت آگئی ہے) ہم گھبرا گئے سب

سے پہلا میں خود تھا جو گھبرا گیا تو ہم کھڑے ہوئے

میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کیلئے نکلا تو رسول